www.KitaboSunnat.com

تفسیری مباحث کے سلسلہ میں۔
قسط: ۱۲

از: حافظ ثناء اللہ مدنی

تقابلِ ادیان

تورات، زبور، انجیل، قرآنِ مجید

لفظ تورات پر بحث

تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے اس کا اصل معنی شریعت یا ناموس یعنی ستری شئی ہے۔

یہود کی اصطلاح میں یہ پانچ چھوٹی چھوٹی کتابوں سے عبارت ہے

(۱) سفر التکوین (۲) سفر الخروج

(۳) سفر اللاویین او الأحبار

(۴) سفر العدد (۵) سفر التثنیة

اور نصاریٰ کی اصطلاح میں اس کا اطلاق قدیم عہد نامہ کی کتب پر ہوتا ہے۔ اور قبل از مسیح علیہ السلام انبیاء کی کتابوں، ان کے فیصلہ جات کی تواریخ اور ان کے بادشاہوں کی خبروں سے۔ مصنف کا چاہے علم ہو یا نہ ہو۔ عبارت ہے۔ اور بعض اوقات ان کے ہاں انجیل بھی سابقہ مجموعہ میں شامل کر لی جاتی ہے۔ ان سب کا نام تورات رکھتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کے ہاں تورات سے مراد وہ کتاب ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور وہ لوگوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت تھی۔ اور اللہ کی طرف سے تختیوں پر تحریر شدہ ملی تھی۔ البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں اس کا اطلاق مجموعہ عہدِ قدیم پر بھی ہوتا ہے۔ سید عبد الدائم الجلالی "لغات القرآن" میں فرماتے ہیں: توراۃ اور انجیل دونوں عجمی لفظ ہیں تکلف سے کام لے کر ان کا اشتقاق "وری" اور "نجل" سے بتانا اور ان کا وزن تَفْعِلَةٌ اور اِفْعِیْلٌ بیان کرنا اس وقت صحیح ہو سکتا ہے۔ جبکہ دونوں لفظ عربی ہوں۔ حضرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بصریؒ نے اس کی قرأت اَنجیل کی ہے جس میں ہمزہ کو فتح ہے یہ اس کے عجمی ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ افعیل کے ہمزہ کا مفتوح ہونا سرے سے اوزانِ عرب میں موجود ہی نہیں ہے۔ انتہی (بحوالہ کشاف)

"تفسیر کشاف" کی اصل عبارت یوں ہے: وَقَرَأَ الْحَسَنُ الْأَنْجِيلَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ فَإِنْ صَحَّ عَنْهُ فَلِأَنَّهُ أَعْجَمِيٌّ خَرَجَ لِعُجْمَتِهِ عَنْ زِنَاتِ الْعَرَبِيَّةِ كَمَا خَرَجَ هَابِيلُ وَآجُرُ۔ (کشاف ج ۱ ص ۲۶۳)

لفظ انجیل پر بحث انجیل یونانی کلمہ ہے اس کا معنی بشارت ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی، قرآن مجید میں اس کی صفت یوں بیان کی ہے۔ وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝ (۵/۴۶) اور ان پیغمبروں کے بعد انہیں کے قدموں پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے۔ اور ان کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اور تورات کی جو اُس سے پہلی (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے، اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے۔

بحثِ اناجیل واضح رہے کہ عیسائیوں کی اصطلاح میں جو چار کتابیں اناجیل کے نام سے موسوم ہیں یہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کے لوگوں کی تصنیفات ہیں۔ جن میں آپ کے اقوال و احوال کو صحیح اور غلط طور پر مرتب کر دیا گیا۔ گو ان میں اصل انجیل کے بھی کچھ مضامین موجود ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی مکمل طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ انجیل نہیں ہے۔ بلکہ یہ چاروں کتابیں متی، مرقس، یوحنا، لوقا نامی چار مختلف اشخاص کی تصنیفات ہیں، جو اپنے اپنے مصنف کے نام سے مشہور ہیں ان اناجیل کی کتابت کب عمل میں آئی اس کے تعین میں عیسائیوں کا سخت اختلاف ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی زیرِ بحث ہے کہ آیا جن کے نام سے یہ کتابیں مشہور ہیں درحقیقت ان ہی کی جمع کردہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یا بعد کے لوگوں کی تصنیف ہیں ؟ تاہم اس بات پر ہمارا اور عیسائیوں کا اتفاق ہے کہ یہ چاروں[۱] کتب نہ حضرت عیسیٰؑ کی تصنیفات[۲] میں سے ہیں اور نہ ان کے عہد میں لکھی گئی ہیں۔

بہر حال قرآن مجید میں جس انجیل کا ذکر ہے اس سے مراد وہی اصلی انجیل ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی " لغات القرآن"

مسئلہ ہذا کی مزید وضاحت یوں ہوتی ہے کہ مروجہ چار[۳] اناجیل جو آج مشہور اور موجود ہیں۔ ۳۲۵ء کو نیقیہ میں قسطنطین کے زیر اہتمام اجتماع میں بڑی بحث وتمحیص کے بعد سرکاری سطح پر ان کے وجود کو تسلیم کر لیا گیا۔ جبکہ باقی تمام کتابوں کی حیثیت کو ختم کر دیا گیا تاکہ دیانتِ نصاریٰ کی شکل وصورت اور ہیئت قائم رہ سکے چونکہ یہ اجتماع مخصوص مقاصد کے پیشِ نظر منعقد ہوا تھا اور پولس (شاؤل) کے ذہنی اثرات اس پر اثر انداز تھے۔ جو درحقیقت یہودی تھا اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر مسیحیت میں بڑے ڈرامائی انداز میں داخل ہوا تھا۔

نیز قسطنطین کے مشرکانہ ذہن کا بھی ان اناجیل کے تسلیم کرانے اور اسی اجتماع میں "تثلیث" کو مذہبی عقیدہ قرار دینے میں خاصہ دخل تھا۔ چونکہ وہ اپنی رعایا کے مشرکانہ عقائد پر اچھی طرح کاربند تھا۔ اسی لیے اس نے اس اجتماع میں اساقفہ کی واضح اکثریت (۱۶۵۲) کو نظر انداز کر کے چند لوگوں (۲۱۸) کی خواہش پر مذہب کی شکل بگاڑ دی اور تب سے اب تک نصرانیت آسمانی کتابوں اور ایک جلیل القدر رسولِ خدا کے نام پر تمام انبیاء کے متفقہ اصل الاصول توحید کی بجائے مشرکانہ دعوت کی علمبردار چلی آرہی ہے۔

ہر وہ فرد جس کو سابقہ تاریخ امم سے تھوڑا سا بھی لگاؤ ہے اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ اِن اناجیل کا آپس میں شکلی اور موضوعی اختلاف اس قدر زیادہ ہے جو ان کی صداقت تو درکنار ان کے وجود کو بھی موہوم مشکوک اور مبہم بنا دیتا ہے۔

ہم ذیل میں ان چاروں[۴] اناجیل میں تحریف پر چند شواہد پیش کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے الفاظ اور موضوعات میں باہمی اختلاف ہے۔ مثلاً شروع کے الفاظ ہی آپس میں مختلف ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ انجیل متی کی ابتداء:

ا۔ کِتَابُ مِیْلَادِ یَسُوْعَ الْمَسِیْحِ بْنِ دَاؤدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ۔

ب: وَاِبْرَاهِیْمُ وَلَدُ اِسْحٰقَ وَاِسْحٰقُ وَلَدُ یَعْقُوْبَ وَیَعْقُوْبُ وَلَدُ یَهُوْدَهُ وَاِخْوَتِهٖ ..... الخ

۲۔ انجیل مرقس کی ابتداء:

ا۔ بَدْءُ اِنْجِیْلِ یَسُوْعِ الْمَسِیْحِ ابْنِ اللهِ

ب۔ کَمَا هُوَ مَکْتُوْبٌ

۳۔ انجیل لوقا کی ابتداء:

اِذَا کَانَ کَثِیْرُوْنَ قَدْ اَخَذُوْا بِتَأْلِیْفِ قِصَّةٍ فِی الْاُمُوْرِ الْمُتَیَقَّنَةِ عِنْدَنَا۔

۴۔ انجیل یوحنا کی ابتداء:

فِی الْبَدْءِ کَانَ الْکَلِمَةُ عِنْدَ اللهِ۔

ان شواہد کی روشنی میں بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت عیسیٰؑ کی حقیقی دعوت اور عیسائیت کی صحیح صورت معلوم کرنے کے لیے قابلِ اعتماد مأخذ صرف اور صرف قرآنِ حکیم ہی ہے جو ہر قسم کی تحریف و تغیر سے مبرا ہے۔ اور ان اناجیل کا شکلی اختلاف یوں ہے کہ کسی ایک کا حجم دوسری سے نہیں ملتا۔

۱۔ انجیل متی: ۲۸ اصحاح (فصول)

۲۔ مرقس: ۱۶ اصحاح

۳۔ لوقا: ۱۴ اصحاح

۴۔ یوحنا: ۲۱ اصحاح

یہ باہمی اختلاف ان اناجیل کے محرف ہونے کی داخلی شہادتیں ہیں اور سب سے بڑی شہادت یہ ہے کہ موجودہ تورات میں ذاتِ باری تعالیٰ اور انبیاء کرام کو ہدفِ تنقید بنایا گیا ہے چنانچہ سفر تکوین کے اصحاح اوّل میں ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللهُ نَجْعَلُ الْاِنْسَانَ عَلٰی صُوْرَتِنَا کَشِبْهِنَا ۔ اللہ نے فرمایا ہم انسان کو اپنی شکل وصورت پر بناتے ہیں اور سفرِ تکوین کے اصحاح ثانی میں ہے فَاُکْمِلَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَکُلُّ جُزْءٍ هَا وَفَرَغَ اللهُ فِی الْیَوْمِ السَّابِعِ مِنْ عَمَلِهِ الَّذِیْ عَمِلَ فَاسْتَرَاحَ فِی الْیَوْمِ السَّابِعِ مِنْ جَمِیْعِ عَمَلِهِ الَّذِیْ عَمِلَ وَبَارَكَ اللهُ الْیَوْمَ السَّابِعَ وَقَدَّسَهٗ لِاَنَّهٗ اسْتَرَاحَ فِیْهِ مِنْ جَمِیْعِ عَمَلِهِ الَّذِیْ عَمِلَ اللهُ خَالِقًا۔

اس کے برعکس دینِ فطرت میں اسلامی عقیدہ کی وضاحت وصراحت قرآنِ مجید میں یوں ہے :

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ[1]

یعنی اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا سنتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ۔[2]

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) اُن میں ہے سب کو چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تھکان نہیں ہوا۔

جمہور اہلِ علم کا نظریہ ہے کہ ان سابقہ کتب اور صحف میں لفظی ومعنوی دونوں قسم کی تحریف ہوئی ہے۔

اگرچہ بعض اہلِ علم صرف تحریفِ معنوی کے قائل ہیں لیکن کتاب وسنت سے دلائل وبراہین پہلے مسلک کے مؤید ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلٰمَ اللهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ[3]

آیتِ ہذا کے حاشیہ پر مولانا فتح محمد جالندھری فرماتے ہیں: تحریف میں اختلاف ہے کہ کس قسم کی تھی بعض کہتے ہیں کہ لفظی تھی یعنی الفاظ بدل دیتے تھے بعض کہتے ہیں کہ معنوی تھی یعنی معنی بگاڑ دیتے تھے۔ امام فخرالدین رازی موخر الذکر کے قائل ہیں۔ بعض کہتے ہیں لفظی اور معنوی دونوں طرح کی

[1] (۱۱/۴۲) [2] (۵۰/۳۸) [3] (۲/۷۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ بہرکیف جمہور اہل اسلام کتبِ یہود و نصاریٰ میں تحریف و تبدل کے قائل ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کو اس بات پر ناز ہے کہ ان کی آسمانی کتاب میں تحریف نہیں ہوئی اور ہو سکتی بھی نہیں کیونکہ خدا نے اس کی حفاظت خود اپنے ذمے لی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ ..... الآية [1]

نیز فرمایا:

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ [2]

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ [3]

اسفارِ خمسہ میں بھی اس پر کئی ایک شواہد موجود ہیں۔ جن کا انکار یہود کے لیے بھی ناممکن ہے۔

چنانچہ ان میں سے بعض اسفار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موت کی کیفیت اور تفصیل بھی بیان کی گئی ہے۔ جس کا کوئی عاقل اور دانش مند دعویٰ نہیں کر سکتا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خود اپنے دستِ مبارک سے لکھا ہوگا اسی طرح یہود کا قول الْعُزَيْرُ ابْنُ اللَّهِ اور لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ تحریفات کی قبیل سے ہیں نیز ان میں انبیاء علیہم السلام پر بھی اتہامات اور الزامات کی ایک لمبی فہرست ہے۔ بالاختصار یہ کہ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام نے کشتی میں اللہ تعالیٰ کو گرا لیا۔

حضرت لوط علیہ السلام نے شراب پی اور اپنی دونوں بچیوں سے جبلِ صغر میں جفتی کی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا اللہ کے ہاں رتبہ اور مقام کم ہو گیا۔ یہ سب ان کتب میں تحریفات کے واضح شواہد ہیں۔

مزید آنکہ ..... حافظ ابن القیمؒ نے اپنی تصنیف "إغاثة اللهفان" میں

---

[1] (۲/۷۹) [2] (۳/۷۸) [3] (۴/۴۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریفِ تورات کے موضوع پر بڑی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مسئلہ ہذا میں تین اقوال ہیں :

۱۔ کل تورات یا اس کا اکثر حصہ محرف و مبدل ہے۔ حتیٰ کہ بعض نے غلو سے کام لیتے ہوئے اس کے اوراق کو ہی ردی قرار دیا ہے۔

۲۔ فقہاء و محدثین اور متکلمین کی رائے ہے کہ تبدیلی صرف تاویل میں ہوئی، چنانچہ امام بخاریؒ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں :

"یُحَرِّفُوْنَ یُزِیْلُوْنَ لَیْسَ اَحَدٌ یُزِیْلُ لَفْظَ کِتَابٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لٰکِنَّھُمْ یَتَأَوَّلُوْنَہٗ عَلٰی تَأْوِیْلِہٖ"

یعنی کسی کو قدرت حاصل نہیں کہ کتاب اللہ سے ایک لفظ بھی تبدیل کر سکے۔ البتہ وہ لوگ اس کی غلط تفسیر کرتے تھے۔ اس قول کا ابتدائی حصہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔

امام رازیؒ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ تفصل کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری جلد ۱۳، صفحہ نمبر ۵۲۳ تا ۵۲۶۔

۳۔ تورات میں ہلکی سی کمی بیشی ہوئی ہے۔ امام موصوف فرماتے ہیں ہمارے شیخ یعنی امام ابن تیمیہؒ نے "اَلْجَوَابُ الصَّحِیْحُ لِمَنْ بَدَّلَ دِیْنَ الْمَسِیْحِ" میں اسی اصول کو پسند کیا ہے۔

راقم السطور کہتا ہے، مسئلہ ہذا پر مذکور کتاب میں درج ذیل عناوین قائم کئے گئے ہیں۔ جس سے بخوبی امام موصوف کے رجحان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

۱۔ فَصْلٌ فِیْ اَنَّ الْغَلَطَ اِنَّمَا وَقَعَ فِی التَّرْجَمَۃِ [1]

۲۔ فَصْلٌ فِیْمَا حَدَثَ فِی التَّوْرَاۃِ مِنْ تَغْیِیْرٍ [2]

۳۔ فَصْلٌ فِیْمَا حَدَثَ فِی الْاِنْجِیْلِ مِنْ تَبْدِیْلٍ [3]

۴۔ فَصْلٌ فِیْ کَیْفِیَّۃِ التَّغْیِیْرِ الَّذِیْ حَدَثَ فِی الْاِنْجِیْلِ [4]

---

[1] اَلْجَوَابُ الصَّحِیْحُ لِمَنْ بَدَّلَ دِیْنَ الْمَسِیْحِ جزء ۲، ص ۱۶۔

[2] ایضاً ج ۲، ص ۱۸ [3] ایضاً ج ۲ ص ۲۰ [4] ایضاً ج ۲، ص ۲۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل برنابا

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑا سا ذکر "برنابا" کا بھی ہو جائے۔ تاکہ مسیحی علماء کی "دیانت" اور آسمانی کتب کے ساتھ اُن کے "حسنِ سلوک" کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو جائے۔ "صحیفۂ اعمال" جو لُوقا کی تصنیف بتایا جاتا ہے، کی متعدد نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ برنابا اوّلین مسیحیت کے خاص ارکان و اعیان میں سے تھے۔ اس لیے مسیحیوں کا اس پر اجماع ہے کہ وہ مقدس بزرگ اور رسول تھے اور ان پر روح القدس نازل ہوا تھا البتہ وہ انہیں حواری تسلیم نہیں کرتے اگرچہ اُن کی انجیل انہیں حواری ثابت کرتی ہے۔ بہرحال وہ مُرقس کے استاد اور پولس کے راہنما تھے۔ (ملاحظہ ہو "اعمال" ۴۔۹۔۱۱ کی متعدد آیات)

سولھویں[16] صدی کے آخر میں برنابا کی انجیل دریافت ہوئی ہُوا یوں کہ ایک لاطینی راہب کو اریانوس کے ایک خط کا پتہ چلا۔ جس میں پولس کی ان تحریروں کے بارے میں ناراضگی درج تھی جو اس نے برنابا کے حوالے سے لکھی تھیں اس واقعہ نے انہیں انجیل برنابا کی کھوج میں لگا دیا۔ بالآخر پوپ اساکاٹس پنجم کے کتب خانہ میں اس کا سراغ مل گیا۔ اس نے خفیہ طور پر اس کے مطالعہ کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ یہ انجیل ایک علمی حقیقت ہے۔ اور اس کا ظہور و خفاء اور ترجمہ تاریخی طور پر یہ ہوتا ہے۔ ۴۹۲ء میں بقول ڈاکٹر سعادت بک ہری اصحابِ کلیسا نے اسے اپنے مقصد کے خلاف پا کر اس پر پابندی لگا دی تھی۔ اور اس کا مطالعہ ممنوع قرار دیا تھا۔

انجیل برنابا کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دیگر اناجیلِ اربعہ میں کس قدر تحریف کی گئی ہے، اس کی تعلیمات میں خدا کو رب العٰلمین اور خالقِ ارض و سما کہا گیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی کہہ کر پولس کی تحریفات پر افسوس کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ وغیرہ۔

(جاری ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ